31821-حج اور عمرہ میں نیت کے الفاظ کی ادائیگی کرنا

سوال

چونکہ نیت کے الفاظ کی ادائیگی بدعت ہے تو پھر حج اور عمرہ کی نیت کے الفاظ کی ادائیگی کا حکم کیا ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

نیت کی جگہ دل ہے اور اس کے الفاظ کی ادائیگی بدعت ہے ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے یہ ثابت نہیں کہ انہوں نے کسی بھی عبادت سے قبل نیت کے الفاظ کی ادائیگی کی ہو۔

حج اور عمرہ میں تلبیہ کی ادائیگی نیت نہیں ہے ۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

نیت کی زبان سے ادائیگی بدعت ہے اور پھر اسے بلند آواز سے کہنا تو اور بھی زیادہ شدید گناہ ہے ، بلکہ سنت تو یہ ہے کہ دل سے نیت کی جائے ، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی خفیہ و پوشیدہ کا علم رکھتا ہے اور اسی اللہ سبحانہ وتعالی کا یہ بھی فرمان ہے :

{**کہہ دیجئے! کہ کیا تم اللہ تعالی کو اپنی دینداری سے آگاہ کر رہے ہو، جو چیز آسمانوں اور زمینوں میں ہے اللہ تعالی اس سے بخوبی آگاہ ہے**} الحجرات (16) ۔

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی اور نہ ہی آئمہ کرام سے نیت کے الفاظ کی ادائیگی ثابت ہے ، تو اس سے یہ علم ہوا کہ ایسا کرنا مشروع نہیں بلکہ ایجاد کردہ بدعات میں سے ہے ، اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے ۔ دیکھیں فتاوی اسلامیۃ (315/2) ۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

نیت کے الفاظ کی ادائیگی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو نمازمیں اور نہ ہی وضوء اور نہ ہی روزے اور نہ ہی کسی دوسری عبادت میں ثابت ہیں ، حتی کہ حج اور عمرہ میں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم حج یا عمرہ کا ارادہ کرتے تو یہ ثابت نہیں کہ آپ یہ کہتے : اے اللہ میں یہ یہ کرنا چاہتا ہوں ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت نہیں اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام میں سے کسی ایک کو ایسا کرنے کا حکم دیا ۔

اس معاملہ میں جو انتہائی اور آخری چيز ثابت ہے وہ یہ کہ جب ضباعۃ بنت زبیر رضی اللہ تعالی عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ شکایت کی کہ وہ حج اور عمرہ تو کرنا چاہتی ہے لیکن بیمار ہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ تم حج کرو لیکن شرط رکھ لو کہ (محلی حيث حبستنی) میرے حلال ہونے کی جگہ وہی ہے جہاں مجھے تو روک دے ، اس لیے تیرے لیے وہی ہوگا جو تو اپنے رب پر مستثنی کردے گی ۔

تو یہاں ان الفاظ کی ادائیگی زبان سے ہوئی، وہ بھی اس لیے کہ حج کا عقد بھی نذر کی مانند ہے اور نذر زبان سے ساتھ مانی جاتی ہے، اس لیے کہ اگر کوئی انسان اپنے دل میں نذر کی نیت کرلے تو یہ نذر نہیں اور نہ ہی منعقد ہوگی، تو جب حج کو نذر کی مانند شروع کرنے کے بعد اسے بھی پورا کرنا لازمی اور ضروری ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے زبان سے شرط رکھنے کا حکم دیا کہ وہ یہ الفاظ ادا کرے: (اِن حبسنی حابس فمحلی حیث حبستنی) اگر مجھے کسی روکنے والے نے روک دیا تو جہاں مجھے روکے وہیں میرے حلال ہونے کی جگہ ہوگی۔

اور جو حدیث میں یہ ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا کہ اس وادی مبارک میں نماز ادا کرو اور یہ کہو: حج میں عمرہ یا عمرہ اور حج، تو اس کا معنی یہ نہیں کہ یہ نیت کے الفاظ کی ادائیگی ہے، بلکہ اس کا معنی یہ ہے کہ وہ تلبیہ میں اپنی نسک کا ذکر کریں، وگرنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نیت کے الفاظ کی ادائیگی نہیں فرمائی۔ دیکھیں: فتاوی اسلامیہ (216/2)۔

واللہ اعلم۔